۱۰۔ قدیم بھارت : تہذیبی

۱۰٫۱ زبان وادب

۱۰٫۲ عوامی زندگی

۱۰٫۳ سائنس

۱۰٫۴ تعلیم کے مراکز

۱۰٫۵ فنِ تعمیراور فنونِ لطیفہ

۱۰٫۱ زبان وادب

قدیم بھارت میں ادب کی تخلیق کی جامع روایت تھی۔ سنسکرت، اردھ ماگدھی، پالی اور تامل زبانوں میں ادب کی تخلیق ہوئی۔ اس میں مذہبی ادب، قواعد کی کتابیں، رزمیہ نظمیں، ڈرامے، قصے اور کہانیوں پر مبنی ادب جیسی تحریریں شامل ہیں۔

سنگھم ادب : سنگھم یعنی عالم و فاضل ادیبوں کا اجلاس۔ اس اجلاس میں اکٹھا ہونے والے ادب کو سنگھم ادب کہا جاتا ہے۔ قدیم ترین ادب تامل زبان میں ہے۔ 'سِلپّ دھی کرم' اور 'منی میکھلائی' اس ادب کے مشہور رزمیے ہیں۔ سنگھم ادب کے ذریعے جنوبی بھارت کے قدیم دور کی سیاسی اور سماجی زندگی کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

مذہبی ادب : مذہبی ادب میں آگم گرنتھ، تِپِٹک اور 'بھگود گیتا' اہم کتابیں ہیں۔

'جین آگم گرنتھ' اردھ ماگدھی، شورسینی اور مہاراشٹری جیسی پراکرت زبانوں میں لکھی ہوئی ہے۔ وردھمان مہاویر کی نصیحتیں آگم گرنتھ میں یکجا کی گئی ہیں۔ اَپ بھرنش زبان میں مذہبی مقدس نظمیں (مہاپُران)، سوانح اور کہانیوں وغیرہ پر مشتمل ادب ہے۔ سدھ سین دیواکر نے پراکرت زبان میں علم الانصاف پر مبنی 'سَمّتی سُت' کتاب لکھی۔ وِل سوری نے پراکرت زبان میں 'پیوم چریہ' میں رام کی کہانی بیان کی ہے۔ ہری بھدر سوری کی 'سمرائچکہا' اور اُدّیوتن سوری کی 'کُوَلیمالاکہا' کتابیں خاص طور پر مشہور ہیں۔

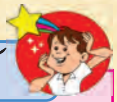

کیا آپ جانتے ہیں؟

> ایسا مانا جاتا ہے کہ شمالی بھارت سے مہاراشٹر تک کے علاقوں میں مروّج بہت ساری زبانیں پراکرت اور سنسکرت زبانوں سے نکلی ہیں۔ لفظ 'پراکرت'، 'پرکرِت' سے بنا ہے۔ پرکرت کا مطلب فطری یا قدرتی ہے۔ پراکرت زبانیں لوگوں کے روزمرہ کے کاروبار میں استعمال ہونے والی زبانیں تھیں۔ پراکرت زبانوں کو چار گروہ : پیشاچی، شورسینی، ماگدھی اور مہاراشٹری میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مہاراشٹری سے مراٹھی زبان نکلی۔ اسی طرح پراکرت زبانوں سے مراٹھی جیسی زبانوں کے بننے کے عمل میں ان زبانوں کی بنیادی ہیئت میں تبدیلی ہوئی۔ انھیں 'اَپ بھرنش زبان' کہا گیا۔ اَپ بھرنش زبانوں سے جدید زبانوں نے ترقی کی۔

تِپِٹک میں تین پِٹک ہیں۔ پٹک کا مطلب پیٹی (صندوق) ہوتا ہے۔ یہاں پیٹی سے مراد 'حصّہ' ہے۔ پٹک پالی زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس میں تین مختلف قسم کا ادب ہے۔

۱۔ **'سُت پٹک' :** اس میں گوتم بدھ کے ناصحانہ اقوال یکجا کیے گئے ہیں۔ ان اقوال کو 'سُکتے' کہتے ہیں۔ ۲۔ **'وِنئے پٹک' :** یہاں لفظ 'وِنئے' کا مطلب 'اُصول' ہے۔ اس میں بدھ فرقے کے مرد و زن بھکّھو کو روزمرہ کی زندگی گزارنے کے اُصول دیے گئے ہیں۔ ۳۔ **'اَبھی دھمّ پٹک' :** اس میں بدھ مذہب کے فلسفے کی وضاحت کی گئی ہے۔ تپٹک کی وضاحت کرنے والی کتاب 'اَٹھ کتھا' (ارتھ کتھا) مشہور ہے۔ عالم خواتین نے اپنے ذاتی تجربات و محسوسات کے مجموعے تخلیق کیے۔ انھیں 'تھیری گاتھا' نامی کتاب میں یکجا کیا گیا ہے۔ یہ مجموعے پالی زبان میں ہیں۔

'بھاگود گیتا' ہندوؤں کی مقدس کتاب مہابھارت ہی کا ایک

حصّہ ہے۔ بھگود گیتا میں کہا گیا ہے کہ ہمیں صلے کی تمنا کیے بغیر اپنے فرائض کی تکمیل کرنا چاہیے۔ ایشور کی بھکتی (پرستش) کرنے کا راستہ سب کے لیے کُھلا ہے۔

آٹھویں صدی عیسوی میں آدیہ شنکراچاریہ ہوگزرے ہیں۔ علم اور سنیاس پر انھوں نے کافی زور دیا۔ 'اُپنشد'، 'برہمسُتر' اور 'بھگود گیتا' کی تشریح لکھ کر ان کے مفہوم کو واضح کیا۔ انھوں نے بھارت کی چار سمتوں میں بدری ناتھ، دوارکا، جگناتھ پوری اور شرنگیری کے مقامات پر چار مٹھ (خانقاہیں) قائم کی ہیں۔

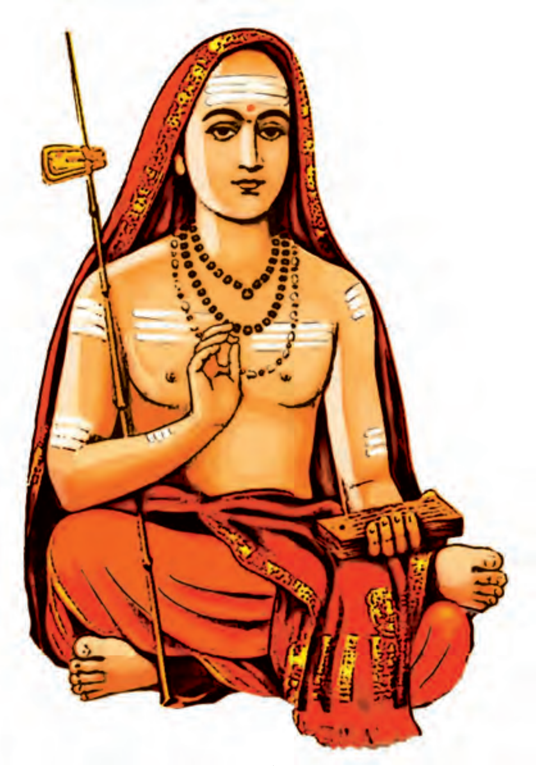

آدیہ شنکراچاریہ

کوٹلیہ نے ارتھ شاستر لکھی۔ عمدہ انتظامِ حکومت کیسا ہو اس سے متعلق اس کتاب میں انھوں نے مفصل بحث کی ہے۔

قواعد نامہ : قواعد اور صرف ونحو کے ماہر 'پانِنی' کی تحریر کردہ 'اشٹادھیائی' سنسکرت قواعد کی معتبر کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ پتن جلی نے 'مہابھاشیہ' نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں پانِنی کی کتاب 'اَشٹادھیائی' کے ضابطوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ارتھ شاستر : یہ کتاب کوٹلیہ نے لکھی۔ اس کتاب میں راجا کے فرائض، وزیروں کے انتخاب کے اُصول، حفاظت کا انتظام، قلعوں کی قسمیں، فوج کی تشکیل، جاسوسی کی منصوبہ بندی، خزانے اور دفاتر کا انتظام، عدل و انصاف کا طریقہ، چوری کی تحقیق، سزاؤں کی قسمیں وغیرہ اُمورِ حکومت سے متعلق باریک بینی سے بحث کی گئی ہے۔

آرش اور ابھیجات رزمیے : 'رامائن' اور 'مہابھارت' کے دو قدیم آرش رزمیے ہیں۔ رِشیوں کی تخلیقات کو 'آرش' کہتے ہیں۔ رزمیہ 'رامائن' کو رِشی والمکی نے تخلیق کیا تھا۔ رامائن میں جو کہانی بیان کی گئی ہے اس کے ہیرو شری رام ہیں۔ رزمیہ 'مہابھارت' کو رِشی ویاس نے تخلیق کیا تھا۔ کورو اور پانڈو کے مابین جنگ مہابھارت کا موضوع ہے۔ اس رزمیے میں شری کرشن کے کردار کا بیان ہے۔ مہابھارت میں مختلف انسانی جذبات و احساسات اور ان کے اثرات ونتائج کی وسیع منظرکشی دیکھنے کو ملتی ہے۔

زبان، ادب اور فنونِ لطیفہ کی روایت میں کوئی زمانہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگلے زمانے میں بھی اس کی شان وشوکت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ایسے دَور میں تخلیق پانے والے ادب اور فنونِ لطیفہ وغیرہ کو 'ابھیجات' کہتے ہیں۔ ابھیجات سنسکرت زبان میں کالیداس کی 'رگھوونش' اور 'کمار سنبھو' اسی طرح بھاروی کی 'کِراتارجُنیہ' اور ماگھا کی 'شِشوپال وَدھ' پرانے دور کے مشہور رزمیے ہیں۔

ڈرامے : بھارت میں کسی کہانی کو گانے، بجانے اور رقص کی مدد سے پیش کرنے کی روایت کافی قدیم ہے۔ بھرت مُنی کی لکھی ہوئی کتاب 'ناٹیہ شاستر' میں اس فن کے بارے میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ ان فنون کو مکالموں سے مربوط کرکے کی جانے والی پیشکش کو ڈراما کہتے ہیں۔ پرانے سنسکرت ڈراموں میں ڈراما

نولیس 'بھاس' کا 'سوپن واسو دتّ'، کالیداس کا 'ابھگیان شاکنتلم' جیسے کئی ڈرامے مشہور ہیں۔

کہانی ادب (افسانوی ادب) : بھارت میں قدیم زمانے میں تفریح کے ذریعے تعلیم دینے کے لیے کہانی کے ادب کا استعمال کیا جاتا تھا۔ 'پیشاچی' زبان میں گُناڈھیہ کی کتاب 'برہت کتھا' مشہور ہے۔ پنڈت وشنو شرما کی کتاب 'پنچ تنتر' کہانی کے ادب کا عمدہ نمونہ ہے۔ کئی زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ بدھ جاتک کتھائیں بھی مشہور ہیں۔

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

پنچ تنتر کی کوئی کہانی حاصل کرکے اسے ڈرامے کی شکل میں پیش کیجیے۔

۱۰ء۲ عوامی زندگی

قدیم بھارت کے ادب سے اُس وقت کی عوامی زندگی کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ قدیم بھارت میں اندرون ملک اور دور دراز کے ممالک سے ہونے والی تجارت کی وجہ سے خوش حالی کا دَور دورہ تھا۔ سماج مختلف ذاتوں میں بٹا ہوا تھا۔ مختلف کاریگروں اور تاجروں کی تنظیمیں (یونینیں) تھیں۔ انھیں 'شرینی' کہا جاتا تھا۔ بحری اور خشکی کے راستے تجارت ہوا کرتی تھی۔ بھارت کی اشیا جیسے ململ کا کپڑا، ہاتھی دانت، قیمتی ہیرے، مسالے، عمدہ بناوٹ کے مٹی کے برتن وغیرہ کی غیر ممالک میں خوب مانگ تھی۔ چاول، گیہوں، جو، مسور خاص فصلیں تھیں۔ لوگوں کی غذا میں ان اناجوں سے تیار کی گئی مختلف اشیا کے ساتھ گوشت، مچھلی، دودھ، گھی اور پھل وغیرہ شامل تھے۔ لوگ خاص طور سے سوتی کپڑے استعمال کرتے تھے۔ وہ ریشم اور اون کے لباس بھی استعمال کرتے تھے۔ عام طور سے وہ لباس موجودہ دھوتیوں، انگوچھوں، پگڑیوں اور ساڑیوں ہی کی طرح ہوا کرتے تھے۔ کُشانوں کے زمانے میں بھارت کے لوگوں کو کپڑے سینے کے طریقے کا علم حاصل ہوا۔

۱۰ء۳ سائنس

علمِ طب : بھارت کے علمِ طب کو 'آیوروید' کہا جاتا ہے۔ آیوروید کی کافی پرانی روایت ہے۔ آیوروید میں امراض کی علامتیں، امراض کی تشخیص، امراض کا علاج جیسی باتوں پر غور و خوض کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ اس بات پر بھی غور کیا گیا ہے کہ مرض لاحق نہ ہو۔ بمبِسار کے دربار میں جیوک نامی مشہور وید (معالج) تھا۔ 'چرک سنہتا' نامی کتاب میں طبّی تشخیص کے علم اور ادویات کے علم کے بارے میں مفصل معلومات دی گئی ہے۔ یہ کتاب چرک کی تحریر کردہ ہے۔ سرجن (جرّاح) سشرت کی لکھی ہوئی کتاب 'سشرت سنہتا' میں مختلف امراض کی تشخیص اور ان کے علاج کی معلومات ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مختلف وجوہ کی بنا پر ہونے والے زخم، ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ، ان کی قسمیں اور کیے جانے والے جراحی عمل کی قسموں پر بحث کی گئی ہے۔ سشرت سنہتا کا عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا جس کا نام 'کتاب السُسرُد' تھا۔ واگ بھٹ نے علمِ طب پر کئی کتابیں لکھیں۔ ان میں 'اشٹانگ سنگرہ' اور 'اشٹانگ ہردے سنہتا' اہم ہیں۔ بدھ بھکشو ناگارجن کی تحریر کردہ کتاب 'رس رتناکر' میں کیمیائی اشیا اور دھاتوں کے بارے میں معلومات ہے۔

ریاضی اور فلکیات : قدیم بھارتیوں نے ریاضی اور فلکیات کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ بھارتیوں نے ۱ سے ۹ اور ۰ (صفر) کے اعداد کا سب سے پہلے استعمال کیا۔ قدیم بھارتیوں کو علم تھا کہ اکائی اور دہائی کے مقام کے لحاظ سے ہندسوں کی قیمت بدلتی ہے۔ آریہ بھٹ نامی ریاضی داں نے 'آریہ بھٹیہ' کتاب تحریر کی تھی۔ اس نے ریاضیاتی عمل کے کئی ضابطے پیش کیے ہیں۔ آریہ بھٹ ماہر فلکیات بھی تھا۔ اسی نے کہا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چھٹی صدی عیسوی میں ہوگزرے 'وراہ میہر' نے 'پنچ سدھانتکا' نامی کتاب تحریر کی۔ اس کتاب میں بھارتی فلکیاتی اُصولوں کے ساتھ یونانی، رومی، مصری تہذیبوں کے فلکیاتی

اُصولوں پر بھی غور وخوض کیا گیا ہے۔ ساتویں صدی عیسوی میں ہوگزرے ریاضی داں برہم گپت کی تحریر کردہ کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کناد : کناد نے 'ویشیشک درشن' نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں خاص طور سے جوہر (ایٹم) پر غور وخوض کیا گیا ہے۔ کناد کی رائے میں یہ کائنات بے شمار عناصر سے بھری پڑی ہے۔ یہ عناصر یعنی جوہر نے اختیار کی ہوئی مختلف شکلیں ہیں۔ یہ شکلیں بدلتی رہتی ہیں لیکن جوہر غیر تغیر پذیر رہتے ہیں۔

۴ء۱۰ تعلیم کے مراکز

قدیم بھارت میں تعلیم کے کئی اہم اور مشہور مراکز تھے۔ بیرون ملک کے طلبہ بھی یہاں تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔

تکشیلا یونیورسٹی : تکشیلا قدیم بھارت کے تجارتی راستے پر واقع اہم شہر تھا۔ اب یہ مقام پاکستان میں ہے۔ وہاں آثارِ قدیمہ کے دستیاب ہونے والے ثبوتوں کی بنیاد پر معلوم ہوتا ہے کہ اسے چھٹی صدی قبل مسیح میں بسایا گیا ہوگا۔ گوتم بدھ کے ہم عصر طبیب (وید) جیوک نے تکشیلا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی۔ چوتھی صدی ق۔م میں تکشیلا یونیورسٹی کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔ موریہ حکومت کے بانی چندرگپت موریہ کی تعلیم تکشیلا یونیورسٹی ہی میں ہوئی تھی۔

ماہرِ قواعد پانِنی اور طبیب (وید) چَرَک بھی تکشیلا یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ سکندر کے ہمراہ آنے والے یونانی مؤرّخین نے بھی تکشیلا کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ یونان میں کہیں بھی اس طرح کی یونیورسٹی نہیں تھی۔ چینی بدھ بھکشو فاہیان ۴۰۰ء عیسوی میں بھارت آیا تھا۔ اس وقت وہ تکشیلا یونیورسٹی دیکھنے گیا تھا۔ اس یونیورسٹی میں ویدک ادب، بدھ فلسفہ، معاشیات، منطق جیسے مختلف مضامین کی تعلیم دی جاتی تھی۔

وارانسی : ورنا اور اَسی گنگا کی دو معاون ندیاں ہیں۔ ان دو ندیوں کے درمیان بسنے والے شہر کو وارانسی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ وارانسی میں زمانۂ قدیم ہی سے وید، جین اور بدھ فلسفے کی تعلیم دینے والے مراکز تھے۔

وَلبھی : گجرات کے سوراشٹر میں وَلبھی نامی ایک پرانا شہر تھا۔ پانچویں سے آٹھویں صدی عیسوی میں وہ جین اور بدھ فلسفے کی تعلیم کا ایک اہم مرکز تھا۔ چینی بدھ بھکشو ہیون سانگ اور اِتسنگ وَلبھی آئے تھے۔

نالندا یونیورسٹی : موجودہ بہار میں شہر پٹنہ کے قریب قدیم نالندا یونیورسٹی کے باقیات ہیں۔ سمراٹ ہرش وردھن نے اس یونیورسٹی کو بڑی فراخ دلی سے عطیات دیے تھے۔ ہیون سانگ اور اِتسنگ کے بیان کے مطابق نالندا یونیورسٹی میں ہزاروں طلبہ کے قیام کی سہولت تھی۔ وہاں کے کتب خانے میں ہزاروں کتابیں تھیں۔ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے طلبہ کو داخلی دروازے کے قریب امتحان دینا پڑتا تھا۔

نالندا مہاوِہار کی مہر

وِکرم شیلا یونیورسٹی : وِکرم شیلا یونیورسٹی موجودہ بہار کے بھاگلپور کے قریب تھی۔ آٹھویں صدی عیسوی میں راجا دھرم پال نے اس کی بنیاد رکھی۔ وہاں چھے وِہار (خانقاہ) تھے۔ ہر وِہار کا داخلی دروازہ الگ تھا۔

کانچی : پلّو دورِ حکومت میں (چھٹی صدی عیسوی) موجودہ تامل ناڈو کا شہر کانچی اہم تعلیمی مرکز بن گیا تھا۔ وہاں ویدک، جَین

اور بدھ کتابوں کا مطالعہ اور تدریس کی جاتی تھی۔

۱۰ء۵ فنِ تعمیر اور فنونِ لطیفہ

موریہ اور گپت کے دور میں بھارتی فنِ تعمیر کی بڑی ترقّی ہوئی۔ سمراٹ اشوک کے جگہ جگہ تعمیر کروائے ہوئے پتھر کے ستون بھارتی سنگ تراشی کے عمدہ نمونے ہیں۔ سانچی کے استوپ اور اودے گری، کھنڈگری، کارلے، ناشک، اجنتا، ویرؤل (ایلورا) کے غاروں میں وہی روایت زیادہ سے زیادہ ترقّی کرتی چلی گئی۔ گپت دَور میں بھارتی مجسمہ سازی کے فن کو ترقّی حاصل ہوئی۔ جنوبی بھارت میں چالوکیہ اور پلّو حکومت کے عہد میں مندروں کی تعمیر کو ترقّی ملی۔ مہابلی پورم کے منادر اس کی گواہی دیتے ہیں۔ پلّو دورِ حکومت میں دیوی دیوتاؤں کی کانسے کی مورتیاں بنانے کا آغاز ہوا۔ دلّی کے قریب مہرولی میں گپت دور کا لوہے کا ستون دیکھ کر قدیم بھارت میں دھات کام کے علم میں ترقّی کا اندازہ ہوتا ہے۔

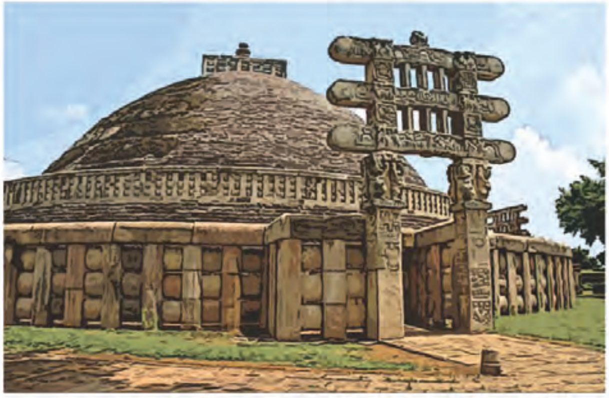

سانچی استوپ

ہم نے دیکھا کہ قدیم بھارت کی تہذیب انتہائی خوش حال اور ترقی یافتہ تھی۔ اگلے سبق میں ہم بھارتی تہذیب کا دنیا کی دیگر تہذیبوں سے ربط اور اس کے دور رس نتائج کا تعارف حاصل کریں گے۔

نٹ راج کی کانسے کی مورتی

مہرولی کے مقام پر لوہے کا ستون

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ قدیم بھارت کی یونیورسٹیوں کی فہرست بنائیے۔

۲۔ غیر ممالک میں قدیم بھارت کی جن اشیا کی مانگ تھی ان کی فہرست بنائیے۔

(۲) نام لکھیے :

قدیم بھارت کے رزمیے ....

(۳) خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے :

۱۔ رزمیہ رامائن کو رِشی ....نے تخلیق کیا۔

۲۔ بھارت کے علمِ طب کو......................کہا جاتا ہے۔

۳۔ ہزاروں طلبہ کے رہنے کی .... یونیورسٹی میں سہولت تھی۔

(۴) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ تپٹک کا مطلب واضح کیجیے۔

۲۔ بھگود گیتا میں کون سا پیغام دیا گیا ہے؟

۳۔ آیوروید میں کن باتوں پر غور وخوض کیا گیا ہے؟

۴۔ سنگھم ادب کا مطلب بتائیے۔

(۵) بحث کیجیے :

موریہ اور گپت دور میں فنِ تعمیر اور فنونِ لطیفہ۔

(۶) آپ کیا کریں گے؟

۱۔ آیورویدک علاج کے بارے میں معلومات حاصل کر کے آپ اپنی روزمرہ زندگی میں اسے کس طرح استعمال کریں گے؟

۲۔ اپنی درسی کتاب میں سانچی استوپ کی دی گئی تصویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

(۷) اس موقع پر آپ کیا کریں گے؟

آپ سیر کو گئے ہوئے ہیں اور آپ کا دوست وہاں کی تاریخی یادگار پر اپنا نام لکھ رہا ہے۔

سرگرمی :

۱۔ آپ کے اطراف میں کون کون سی اہم عمارتیں ہیں؟ اُن کے بارے میں اپنے گھر کے افراد سے معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ اپنے اطراف کی تاریخی یادگاروں اور عمارتوں کو دیکھنے جائیے اور آپ کو وہاں کس تاریخ کا علم ہوتا ہے اسے اپنی بیاض میں درج کیجیے۔

***

ناشک میں واقع گپھائیں